بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ الفرقان 25

پندرھویں تراویح

اٹھارھویں پارہ کے نصف سے انیسویں پارہ کے ثلث کی تلاوت

پچھلی تراویح کا سلسلہ قائم ہے۔ لوگو اللہ کی اطاعت رسول اللہ کی اطاعت میں ہے۔ رسول اللہ کی پیروی خدا کی رضا، خوشنودی ہے۔ رسول اللہ کا اسوۂ حسنہ حاصل کرو سب کچھ رسول اللہ کی زندگی سے مل جائے گا۔ جو لوگ رسول اللہ کی سنت پر عمل کرنیوالے ہیں ان سے وعدہ ہے اللہ کا ان کی سنت کی اتباع میں تمہاری نجات اور آخروی بھلائی رکھی گئی ہے مومنوں کے لیے دین اسلام پسند کیا گیا ہے۔ نماز قائم رکھو زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ رسول اللہ کی اطاعت میں زندگی بسر کرو اللہ تم پر رحم فرمانے والا ہے۔ یاد رکھو زمین کے اندر آسمانوں میں جو کچھ ہوتا رہتا ہے اللہ اس کو جاننے والا ہے اور وہ بھی جانتا ہے کہ تم سب کو دوبارہ زندہ ہو کر خدا کے حضور جمع ہونا ہے۔

اس کے بعد دوسری سورت الفرقان شروع ہوتی ہے۔ اللہ نے یہ ساری کائنات بڑے اندازے، پیمانے اور مقررہ مقداروں سے بنائی ہے۔ ہر چیز کارخانۂ قدرت میں اپنے مقررہ پیمانوں اور مقداروں سے اپنی اپنی جگہ برابر کام کرتی رہتی ہے۔ یہی اس کی تقدیر ہے۔ یہ تقدیر اندازے پیمانے غلط نہیں ہوتے۔ قرآن کا نزول معمولی بات نہیں ہے۔ یہ محض قصص کی کہانیاں نہیں ہیں پچھلی قوموں کے انکار، سرکشی، کفر، شرک کی سزا کے حالات و واقعات ہیں جن سے سبق عبرت تمہیں حاصل کرنا چاہیئے تھا۔ یہ لوگ تو قیامت ہی کے منکر ہیں جس دن قیامت کو دیکھیں گے دوزخ کی آگ کا نظارہ کریں گے۔ جو جوشِ غضب سے ان کو ہڑپ کرنا چاہے گی۔ جب وہ اس میں جھونکے جائیں گے تب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ قیامت کیا ہے، دوزخ کیا ہوتی ہے۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم میں سے ایک تمہاری ہدایت کے لیے اللہ نے منتخب کرلیا جو تمہیں دینِ اسلام کی فلاح نیکی کی راہِ مستقیم دکھاتا ہے۔ تمہارے لیے دن رات فکرمند رہتا ہے۔ تم سے اپنی محنت مشقت کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہ لوگ اور ان جیسی پچھلی

قومیں اپنے انبیا علیہم السلام کی مجرم ہیں۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ قرآن یکدم کیوں نازل نہیں ہوگیا۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آہستہ آہستہ نازل کیوں ہوتا رہا ہے۔ اللہ کے رسول کی تقویت ان کی قوت برداشت کے لیے یہ ضروری تھا، قرآن کا بوجھ اللہ کے رسول پر پڑتا ہے۔ پچھلی قوموں کی تباہی کے حالات قرآن سناتا ہے۔ تم قرآن سنو اور ان ہلاک ہونیوالوں سے عبرت پکڑو اپنی اصلاح کرو۔ یہ کافر مشرک لوگ خدا کی بجائے اپنی نفسانی خواہشات کو اپنا معبود بناتے ہیں، من مانی زندگی نفسانی لذات کی گذارتے ہیں۔ اللہ کے نیک مخلص بندوں کی شناخت بہت آسان ہے مومن اور کافر کے درمیان واضح فرق معلوم ہوجاتا ہے۔ مومن جب بھی زمین پر چلیں گے عاجزی خاکساری سے چلیں گے۔ جاہل غنڈے شرارتی لوگ راستے میں ملیں تو بردباری سے ان کو سلام علیک کہہ کر ان کے درمیان سے گذر جائیں گے۔ نماز اور زکوۃ کی پابندی کرتے رہتے ہیں۔ راتوں کے آخری حصے میں نیند سے جاگتے ہیں اور اپنے خدا سے اپنی مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ خدا کی عبادات میں رات کا آخری حصہ گذار دیتے ہیں۔ خدا سے دعائیں مانگتے ہیں پروردگار ہم کو دوزخ کی آگ سے بچائے رکھنا کیونکہ دوزخ کا عذاب پوری تباہی بربادی ہے۔ بیشک جہنم برا ٹھکانا ہے۔ یہ لوگ خرچ کرنے میں توازن اعتدال قائم رکھتے ہیں۔ فضول خرچی نہیں کرنیوالے، شرک اور کفر نہیں کرتے نہ زناکاری فحاشی بدکاری میں جاتے ہیں۔ لغویات سے بچے رہتے ہیں۔ قیامت کے دن کا خوف دل میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ نیک پسندیدہ بندے ہیں۔ جنت کے اعلیٰ مقامات میں ان کی جگہہ مقرر ہوگی۔

اس کے بعد دوسری سورت الشعراء قرآن کی 26 ویں سورت شروع ہوتی ہے۔ طسم سے اس کی ابتداء ہوتی ہے۔ خدا کی خالقیت اور قدرت کے مظاہروں سے دلیلیں دیجاتی ہیں کہ خدا ایک ہے خدا نے قرآن نازل کیا ہے وحی کے ذریعہ تاکہ لوگوں کو کفر و شرک سے برائی گندگی سے بچائے۔ موسیٰ علیہ السلام اسی طرح فرعون کے پاس اس کو ڈرانے آئے تھے اس نے ان کو انکار کیا نہ مانا تھا۔ قرآن نے موسیٰ کے بچپن کے حالات و واقعات اس سورت میں سنائے پھر ان کی نبوت اور فرعون کے دربار میں حاضری کا سارا حال سنایا۔ جادو سحر سے موسیٰ کا مقابلہ ہوا حق کامیاب رہا باطل شکست کھایا اور قرآن نے اپنا قانون بتایا کہ جو لوگ ظلم و ستم کے زیر اثر حق پر قائم رہتے ہیں صبر و تحمل و برداشت سے کام لیتے ہیں ان کا بھروسہ خدا پر ہوتا ہے اللہ ایک نہ ایک دن ضرور ان کی مدد کرتا ہے ان کے صبر کا پھل میٹھا دیتا ہے یہ بھی حق پرستوں مومنوں کی آزمائش ہے فرعون کے قبضے میں بنی اسرائیل کے لوگوں نے سو سال غلامی قید اور ذلت

سے گزارے اللہ نے ان پر رحم کیا فضل کیا موسیٰ علیہ السلام کو نبوت دیکر معجزات دے کر فرعون کے پاس بھیجا کہ بنی اسرائیل کو فرعون جیسے ظالم کافر سے نجات دلائے مومن کو کافر کی غلامی میں اللہ کبھی نہیں رکھتا بشرطیکہ اس کا عقیدہ اللہ پر اس کے رسول کی اطاعت پر قائم ہو۔ اللہ نے فرعون کو غرق کردیا اور بنی اسرائیل کو فرعون کے محل باغات، مال اسباب کا وارث بنایا ان کو مصر کی حکومت سلطنت عطا کی۔ قوم نوح کا بھی یہی قصہ ہوا۔ ساری دنیا تباہ ہوگئی بارش کے سیلاب میں بہہ گئی ایک نئی آبادی نیا عالم پھر سے آباد ہوا۔ کافروں مشرکوں کا ملیا میٹ ہوگیا عاد و ثمود کی بستیاں بھی ہلاک ہوگئیں لوطؑ اور مدین کے لوگ بھی ختم ہوگئے یہ سبق قصے عبرت کے ہیں اگر اس کے بعد بھی لوگ ایمان قبول نہیں کرتے تو ان کا انجام بھی ہلاکت و بربادی کا ہوگا۔ اے رسول آپ خدا کی عبادت اور ذکر میں مشغول ہوجائیں کافروں کو ان کے حال پر چھوڑدیں اور وقت کا انتظار کریں۔

سورہ الشعراء کے بعد قرآن کی 27ویں سورت النمل شروع ہوتی ہے۔ طٰس سے ابتدا ہوتی ہے قرآن کھلی ہدایت و نصیحت کی کتاب ہے۔ متقی لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو نمازیں قائم رکھتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت کے دن پر ان کا یقین مستحکم رہتا ہے۔ جو لوگ آخرت پر ایمان و یقین نہیں رکھتے وہ اپنی بداعمالیوں ہی کو سب کچھ اچھا سمجھتے ہیں اور ان کی یہ غلط فہمی ان کو آخرت کے عذاب میں پہنچادیتی ہے۔ ان کو انجام میں سخت عذاب ملنے والا ہے۔ قرآن ایک زبردست قوت والے کیطرف سے ہدایت اور نصیحت کی کتاب بن کر آیا ہے۔ اس میں پیغمبروں کی زندگی کے حالات سنائے گئے ہیں کہ پیغمبر ہر زمانے میں ہر قوم کیطرف ہدایت و تبلیغ دین کا کام لے کر آئے محمد صلعم بھی اسی طرح قوم عرب کی تبلیغ و ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہوئی اس پر حیرت و تعجب تو نہ ہونا چاہیے۔ ان مکہ والوں کے لیے بھی وہی انجام ہونیوالا ہے جو پچھلی نافرمان مشرک قوموں کا ہوا تھا وہ اس بات کو یاد رکھیں۔